۴۔رویت باری

اللہ کو دیکھنا

اس عقیدے کے بارے میں 5 آیتیں اور 10 حدیثیں ہیں، آپ ہر ایک کی تفصیل دیکھیں

معراج کی رات میں حضور ﷺ نے اللہ کو دیکھا یا نہیں اس بارے میں علماء کا اختلاف ہے

1۔۔ایک جماعت کہتی ہے کہ حضور ؐ نے اللہ کو نہیں دیکھا
2۔۔دوسری جماعت یہ کہتی ہے کہ اللہ کو دیکھا ہے لیکن اس کے نور کو دیکھا ہے۔ بہر حال دیکھا ضرور ہے۔ اکثر حضرات کی رائے یہی ہے
3۔۔تیسری جماعت یہ کہتی ہے کہ، اوپر سے سرسری دیکھا ہے، اندر کی حالت کو نہیں دیکھا، اور وہ دیکھ بھی نہیں سکتے، کیونکہ اللہ کی ذات لا متنہی ہے
4۔۔چوتھی جماعت یہ کہتی ہے کہ اللہ کو دل سے دیکھا ہے

البتہ سب نے یہ بات ضرور کہی کہ آخرت میں مومن اللہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے

ہر ایک کی دلائل یہ ہیں

پہلی جماعت۔جن حضرات نے کہا کہ اللہ کو نہیں دیکھا

،ان کی دلائل یہ ہیں

حضرت موسی علیہ السلام نے اللہ کو دیکھنے کی فرمائش کی تو اللہ نے کہا کہ اس پہاڑ کو دیکھو، یعنی طور پہاڑ کو دیکھو، اگر وہ اپنی جگہ پر ٹھہر گیا تو تم مجھے دیکھ سکو گے، اور اگر وہ اپنی جگہ پر نہیں ٹھہرا تو تم دنیا میں مجھے نہیں دیکھ سکو گے، اللہ نے جب پہاڑ پر تجلی فرمایائی تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا، اور حضرت موسی علیہ السلام بے ہوش ہو گئے جس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں اللہ تعالی کو دیکھنا ناممکن ہے، کیونکہ دنیا میں ہماری آنکھیں ایسی نہیں ہیں کہ اللہ کو دیکھ سکیں۔

اس کے لئے آیتیں یہ ہیں

1۔قال ربی ارنی انظر الیک قال لن ترانی ، و لکن انظر الی الجبل فان استقر مکانہ فسوف ترانی،فلما تجلی ربه للجبل جعله دکا و خر موسی صعقا ۔(آیت ۱۴۳،سورت الاعراف ۷)

ترجمہ۔ میرے رب مجھے دیدار کرا دیجئے کہ میں آپ کو دیکھ لوں،فرمایا! تم مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکو گے، البتہ پہاڑ کی طرف نظر اٹھاؤ، اس کے بعد اگر وہ اپنی جگہ برقرار رہا تو تم مجھے دیکھ لو گے، پھر جب انکے رب نے پہاڑ پر تجلی فرمائی تو اس کو ریزہ ریزہ کر دیا، اور حضرت موسی بے ہوش ہو کر گر پڑے

اس آیت میں ہے کہ حضرت موسیؑ نے اللہ کو نہیں دیکھا، اس لئے دنیا میں ان آنکھوں کے ساتھ اللہ کو دیکھنا ممکن نہیں ہے، ہاں آخرت میں دیدار ہوگی۔

2۔ **لا تدرکه الابصار و هو یدرک الابصار و هو اللطیف الخبیر** [آیت۱۰۳،سورت الانعام۶]
ترجمہ۔نگاہیں اللہ کو نہیں پاسکتیں ،اور وہ تمام نگاہوں کو پالیتا ہے،اس کی ذات بہت لطیف ہے،اور وہ بہت باخبر ہے
اس آیت میں ہے کہ نگاہ اللہ کو نہیں پاسکتی،اس لئے اللہ کی ذات کو نہیں دیکھ سکتی ہے
3۔**و ما کان لبشر ان یکلمه الله الا وحیا او من ورای حجاب** [آیت۵۱،سورت الشوری ۴۲] ۔(بخاری شریف،کتاب التفسیر،سورت النجم۵۳،ص۸۶۰،نمبر۴۸۵۵)
ترجمہ۔کسی انسان میں یہ طاقت نہیں ہے کہ اللہ اس سے روبرو بات کرے،سوائے اس کے کہ وہ وحی کے ذریعہ ہو،یا کسی پردے کے پیچھے سے بات کرے
اس آیت میں ہے کہ اللہ دنیا میں کسی آدمی سے وحی کے واسطے سے بات کرتے ہیں، یا حجاب میں بات کرتے ہیں،اس لئے کچھ حضرات کا یہ کہنا ہے کہ معراج کی رات میں حضور نے حجاب ہی میں اللہ سے بات کی ہیں،اللہ کو آنکھوں سے نہیں دیکھا۔

حضرت عائشہؓ کا موقف یہ ہے کہ دنیا میں اللہ کو نہیں دیکھا جا سکتا ہے

احادیث یہ ہیں
1۔**عن مسروق قال :قلت لعائشهؓ یا امتاه هل رأی محمد ﷺ ربه ؟ فقالت لقد قف شعری مما قلت ،این انت من ثلاث، من حدثکهن فقد کذب ؟من حدثک ان محمدا ﷺ رأی ربه فقد کذب ، ثم قرأت ﴿ لا تدرکه الابصار و هو یدرک الابصار و هو اللطیف الخبیر** [آیت۱۰۳،سورت الانعام۶]﴾(بخاری شریف،کتاب التفسیر،

سورت النجم۵۳،ص۸۶۰،نمبر۴۸۵۵)

۔ترجمہ۔ حضرت مسروق نے کہا کہ، میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ،ائے اماں، کیا حضورؐ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ،تمہاری بات سے تو میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے ، یہ تین باتیں تمہیں پتہ نہیں ہے! ان تینوں باتوں کے بارے میں کوئی بات کرے تو یہ جھوٹ ہے، جو یہ کہے کہ محمدؐ نے اپنے رب کو دیکھا ہے تو یہ جھوٹ ہے، پھر یہ آیت پڑھی، ﴿ **لا تدرکه الابصار و هو یدرک الابصار و هو اللطیف الخبیر** ﴾،ترجمہ، نگاہیں اللہ کو نہیں پا سکتیں، اور وہ تمام نگاہوں کو پالیتا ہے، اس کی ذات اتنی ہی لطیف ہے، اور وہ اتنا ہی باخبر ہے

اس حدیث میں ہے کہ حضورؐ نے اللہ کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا ہے۔

2۔عن مسروق ...یا ام المومنین أنظرنی و لا تعجلینی . ألم یقل الله تعالی ﴿ و لقد رأه بالافق المبین (آیت۲۳،سورت التکویر۸۱﴾ ﴿**و لقد رء اه نزلة أخری** (آیت۱۳، سورت النجم ۵۳﴾، **فقالت انا اول هذه الامة سأل عن ذالک رسول الله** ﷺ **فقال انما هو جبریل علیه السلام . لم اراه علی صورته التی خلق علیها غیر هاتین المرتین رأیته منهبطا من السماء سادا عظم خلقه ما بین السماء الی الارض** ۔(مسلم شریف، کتاب الایمان، باب معنی قول اللہ عز وجل، ولقد رئاہ نزلۃ اخری، وھل رأی النبی ربہ لیلۃ الاسراء ،ص۹۰،نمبر۱۷۷/۴۳۹)

۔ترجمہ۔حضرت مسروق نے کہا، ام المومنین مجھے مہلت دیں اور جلدی نہ کریں، کیا اللہ تعالی نہیں کہا ﴿ **و لقد رأه بالافق المبین** ﴾ اور ﴿ **و لقد رء اه نزلة أخری** ، ﴾ کہ حضورؐ نے افق المبین پر دیکھا، اور اس کو دوسری مرتبہ دیکھا۔تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اس امت کا میں پہلا آدمی ہوں جس نے

حضور ؐ کواس بارے میں پوچھا،تو حضور ؐ نے فرمایا کہ، وہ جبرئیل ؑ کو دیکھا ہے،ان دومرتبوں کے علاوہ میں نے جبرئیل ؑ کو اپنی اصلی صورت پرنہیں دیکھی ہے، میں انکو دیکھا کہ وہ آسمان سے اتر رہے ہیں،اورانکی خلقت نے زمین اور آسمان کے درمیانی حصے کوبھر دیا ہے

اس آیت میں حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا کہ **،و لقد رأہ بالافق المبین** ،اور،**و لقد رئاہ نزلة أخری** ،میں جو دیکھنے کا تذکرہ ہے وہ اللہ کو دیکھنا نہیں ہے، بلکہ حضور ؐ نے حضرت جبرائیل ؑ کوانکی اصلی حالت میں دومرتبہ دیکھا ہے۔

اس حدیث سے بھی یہ ثابت ہوا کہ حضور ؐ نے دنیا میں اللہ کونہیں دیکھا ہے

3۔عن ابی ذر قال سألت رسول الله ﷺ هل رأيت ربک ؟ قال نور أنی أراہ ؟ ۔(مسلم شریف، کتاب الایمان، باب قولہ علیہ السلام نور انی اراہ،ص ۹۱،نمبر ۱۷۸/۴۴۳)

ترجمہ۔حضرت ابوذر ؓ فرماتے ہیں کہ، میں نے حضور ؐ سے پوچھا کہ کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ تو فرمایا کہ، وہ تو نور ہے،اس کو کیسے دیکھ سکتا ہوں

اس حدیث میں ہے کہ۔حضور ؐ سے پوچھا گیا کہ معراج کی رات میں آپ نے اللہ تعالی کو دیکھا ہے،تو آپ نے فرمایا کہ اس کا حجاب نور ہے[اس لئے اس کو کیسے دیکھا جا سکتا ہے۔

4۔عن ابی موسی قال قام فینا رسول الله ﷺ بخمس کلمات ....حجابه نور . و فی روایة ابی بکر ، النار . لو کشفه لاحرقت سبحات وجهه ما انتهی الیه بصره من خلقه۔ (مسلم شریف، کتاب الایمان، باب قولہ علیہ السلام ان اللہ لا ینام،ص ۹۱،نمبر ۱۷۹/۴۴۵)

ترجمہ۔حضور ؐ ہمارے درمیان پانچ کلمات لیکر کھڑے ہوئے ۔۔۔آپ نے فرمایا کہ اللہ کا حجاب نور

ہے،اور ابو بکر کی روایت میں ہے کہ، نار، ہے،اگر اس کو لوگوں کے سامنے کھول دے تو اس کے چہرے کی چمک سے جہاں تک نظر جائے گی وہاں جل کر راکھ ہو جائے گی

ان تینوں حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ پر نور کا حجاب ہے،اس لئے دنیا میں اس کو نہیں دیکھا جا سکتا ہے۔

2۔دوسری جماعت

دوسری جماعت یہ کہتی ہے کہ اللہ کو دیکھا ہے لیکن اس کے نور کو دیکھا ہے۔ بہر حال دیکھا ضرور ہے۔

اکثر حضرات کی رائے یہی ہے

ان کی دلیل یہ حدیث ہے

5۔قلت لابی ذر .... قال کنتُ اسأله: هل رأيت ربک ؟ قال ابو ذر قد سألته فقال رأيــت ُنـورا۔ (مسلم شریف، کتاب الایمان، باب قولہ علیہ السلام نور انی اراہ، ص۹۱، نمبر ۱۷۸ / ۴۴۴)

ترجمہ۔میں نے حضرت ابو ذر سے پوچھا۔۔میں نے حضور ؐ سے پوچھا کہ کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا،تو حضور ؐ نے فرمایا کہ، کہ میں نے نور دیکھا۔

اس حدیث میں ہے کہ میں نے اللہ کے نور کو دیکھا ہے

3۔تیسری جماعت

تیسری جماعت یہ کہتی ہے کہ، اوپر سے سرسری دیکھا ہے،اندر کی حالت کو نہیں دیکھا،اور وہ دیکھ بھی نہیں سکتے، کیونکہ اللہ کی ذات لامتنہی ہے

ان کی دلیل یہ قول صحابی ہے

6۔قال سمعت عکرمة یقول سمعت ابن عباس یقول ان محمدا ﷺ رای ربه عز و جل ۔(سنن کبری للنسائی، باب قولہ تعالی ما کذب الفواد ومارای، ج ۱۰، ص ۲۷۶، نمبر ۱۱۴۷۳/ طبرانی کبیر، باب عکرمة عن ابن عباس، ج ۱۱، ص ۲۴۲، نمبر ۱۱۶۱۹)

ترجمہ۔حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے کہتے ہوئے سنا ہے کہ، محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے

لیکن آیت میں ہے کہ اللہ کو نگاہیں نہیں پاسکتیں [لا تدرکہ الابصار] اس لئے یہی کہا جاسکتا ہے کہ اللہ کو ظاہری طور پر سرسری دیکھا ہے

4۔چوتھی جماعت یہ ہے کہ اللہ کو دل سے دیکھا ہے

7۔عن یوسف بن مهران عن ابن عباس . ﴿ما کذب الفؤادما رای [سورت النجم ۵۳، آیت ۱۱) **قال رای ربه عز و جل بفواده** ۔(طبرانی کبیر، باب یوسف بن مہران عن ابن عباس، ج ۱۲، ص ۲۱۹، نمبر ۱۲۹۴۱)

ترجمہ۔حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ **﴿ما کذب الفؤادما رای﴾** جو آیت ہے اس کے بارے میں حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ، حضور ؐ نے اپنے رب کو دل سے دیکھا ہے۔

اس قول صحابی میں ہے کہ حضور ؐ نے اللہ کو دل سے دیکھا ہے

مومن آخرت میں اللہ کو دیکھیں گے

پچھلے زمانے میں جہمیہ فرقے نے آخرت میں بھی اللہ کو دیکھنے کا انکار کیا تھا،اس زمانے میں اس پر اتفاق ہو گیا ہے کہ اللہ کی رویت ہوگی۔

آخرت میں اللہ ایسی آنکھ پیدا کر دیں گے کہ مومن اللہ کو سامنے دیکھ رہے ہوں گے۔

اس کے لئے آیتیں یہ ہیں

4۔وجوہ یومئذ نا ضرۃ الی ربہا ناظرۃ۔(آیت ۲۳،سورت القیامۃ ۷۵)

ترجمہ۔قیامت کے دن بہت سے چہرے شاداب ہوں گے،اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے

8۔ان ابا ہریرۃ اخبرہ ان ناسا قالوا لرسول اللہ ﷺ یا رسول اللہ ہل نری ربنا یوم القیامۃ ...ہل تضارون فی الشمس لیس دونہا سحاب ؟ قالوا لا ، یا رسول اللہ ! قال فانکم ترونہ کذالک ۔(مسلم شریف،کتاب الایمان،باب اثبات رویۃ المومنین فی الآخرۃ ربہم،ص۹۲،نمبر ۱۸۲/۴۵۱/ابن ماجۃ شریف،باب فیما انکرت الجہمیۃ،ص۲۷،نمبر۱۷۸)

ترجمہ۔کچھ لوگوں نے حضورؐ سے سوال کیا،کہ کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے۔۔۔تو آپ نے فرمایا کہ بادل نہ ہو تو سورج کو دیکھنے میں کوئی پریشانی ہوتی ہے؟لوگوں نے کہا: یارسول اللہ نہیں،،حضورؐ نے فرمایا،بس ایسے ہی تم بغیر پریشانی کے اللہ کو دیکھو گے۔

اس آیت اور حدیث میں ہے کہ جنت میں اللہ تعالی کا دیدار ہوگا

9۔عن صهيب قال تلا رسول الله ﷺ هذه الآية ﴿للذين احسنوا الحسنى و زيادة [آیت ۲۶،سورت یونس۱۰﴾ ۔و قال اذا دخل اهل الجنة الجنة و اهل النار النار نادى منـاد يا اهل الجنة ان لكم عند الله موعدا يريد ان ينجز كموه ، فيقولون و ما هوا ؟ الم يثقل الله موازيننا و يبيض و جوهنا و يدخلنا الجنة و ينجينا من النار قال فيكشف الحجاب فينظرون اليه فو الله ما اعطاه الله شيئا احب اليهم من النظر يعنى اليه . و لا اقر لاعينهم ۔(ابن ماجۃ شریف، کتاب مقدمۃ، باب فیما انکرت الجہمیۃ،ص۲۸،نمبر ۱۸۷/مسلم شریف، کتاب الایمان، باب اثبات رویۃ المومنین فی الآخرۃ ربہم،ص۹۲،نمبر ۱۸۱/۴۴۹)

ترجمہ۔حضرت صہیبؓ نے فرمایا کہ حضورؐ نے یہ آیت تلاوت کی، للذین احسنوا الحسنى و زيادة ،،ترجمہ۔جس نے اچھا کام کیا،اس کے لئے حسنی،بہتری ہوگی، اور کچھ زیادہ بھی ملے گی ،اس کے بارے میں حضورؐ نے فرمایا کہ جب جنت والے جنت میں داخل ہوجائیں گے،اور جہنم والے جہنم میں داخل ہوجائیں گے،تو ایک پکارنے والا پکارے گا،آئے جنت والو! اللہ کے پاس تمہارا ایک وعدہ ہے،اللہ چاہتے ہیں کہ اللہ تم کو اس کا بدلہ دے دیں،تو لوگ پوچھیں گے وہ کیا ہے،اللہ نے ہمارے وزن کو بھاری نہیں کر دیا،اور ہمارے چہرے کو شاداب کیا،اور ہم کو جنت میں داخل کیا،جہنم سے چھٹکارا دیا[اس سے زیادہ اور کیا دیں گے]،تو اللہ حجاب اٹھائیں گے گے، پھر لوگ اللہ کی طرف دیکھیں گے ،خدا کی قسم اللہ نے جتنا ان لوگوں کو نعمت دی تھی،اللہ کو دیکھنا ان سب سے بہتر ہوگا،اوران کی آنکھوں کے لئے سب سے زیادہ ٹھنڈک والی چیز ہوگی۔

10۔ان ابا هريرة اخبرهما .....قال فهل تمارون فى روية الشمس ليس دونها سحاب ؟ قالوا لا قال فانكم ترونه كذالك ۔(بخاری شریف، کتاب الآذان، باب فضل

السجود،ص۱۳۰،نمبر۸۰۶)

ترجمہ۔حضورؐ نے فرمایا کہ بادل نہ ہوتو سورج کو دیکھنے میں کوئی شک ہوتا ہے،لوگوں نے کہانہیں ! حضورؐنے فرمایا کہ تم اسی طرح بغیر شک کے اللہ کو دیکھو گے۔

جہمیہ فرقے نے کہا تھا کہ آخرت میں بھی اللہ کا دیدار نہیں ہوگا

ان کی دلیل یہ آیت ہے

5۔﴿ لا تدرکہ الابصار و ھو یدرک الابصار و ھو اللطیف الخبیر [آیت۱۰۳، سورت الانعام۶﴾

ترجمہ۔ نگائیں اس کونہیں پاسکتیں،اور وہ تمام نگاہوں کو پالیتا ہے،اس کی ذات اتنی ہی لطیف ہے،اور وہ اتنا ہی باخبر ہے

اس آیت میں ہے کہ نگاہ اللہ کونہیں پاسکتی،جس سے انہوں نے استدلال کیا ہے کہ ہم آخرت میں بھی اللہ کونہیں دیکھ سکیں گے

جمہور نے اس آیت کا جواب یہ دیا ہے کہ درک کا معنی ہے پورے طور پر گھیرنا، ہماری آنکھیں اللہ کی ذات کوگھیرنہیں سکتی،صرف دیکھ سکتی ہے،اوراس آیت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ جنت میں بھی ہم اللہ کو دیکھیں گے،لیکن اس کو احاطہ نہیں کر پائیں گے،کیونکہ یہ ناممکن ہے۔ اس آیت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم اللہ کوآخرت میں دیکھ ہی نہیں پائیں گے۔

اس عقیدے کے بارے میں 5 آیتیں اور 10 حدیثیں ہیں،آپ ہر ایک کی تفصیل دیکھیں